13983 ـ ماں کی وفات کے بعد بیٹے کا ماں کو غسل دینا

سوال

ایك شخص کی والدہ تقریبا اسی 80 برس کی عمر کو پہنچ چکی ہے، اور اسے باطنی مرض لاحق ہے، حتی کہ دو برس بیمار رہنے کے بعد وہ فوت ہو گئی، اور اس کے بیٹے نے اسے غسل دیا، اسے غسل دینے کا مقصد صرف اپنے نفس کو بری کرنا تھا، اور ایسا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں، لھذا اس پر کیا واجب آتا ہے، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین رضی اللہ تعالی عنھم کے دور مبارك میں عمل تو یہی تھا کہ: جب کوئی عورت فوت ہو جاتی تو اسے عورتیں ہی غسل دیتیں مرد نہیں، صرف بیوی کے فوت ہونے کی صورت میں خاوند کو حق حاصل ہے کہ وہ اسے غسل دے یا پھر اسے بھی عورتیں ہی غسل دیں، اور اسی طرح لونڈی کے بارہ میں اس کا مالك اسے غسل دے سکتا ہے جب تك کہ وہ اس کے لیے مباح ہو.

اور اگر مرد فوت ہو جائے تو اسے مرد ہی غسل دیں گے، عورتیں نہیں لیکن خاوند فوت ہونے کی صورت میں بیوی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اسے خود غسل دے یا پھر مردوں کے لیے رہنے دے.

تو اس بنا پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے جو کچھ معلوم ہوا ہے آپ کا اپنی والدہ کو غسل دینا خلاف شریعت تھا، اگرچہ وہ بڑی عمر کی ہی تھی، لھذا آپ کو چاہیے کہ اللہ تعالی سے توبہ و استغفار کریں اور اس کے بعد اپنی محرم عورتوں میں سے ایسا کسی کے ساتھ بھی نہ کریں، اگرچہ اس میں کتنی بھی نیت اچھی اور مقصد نیك ہی کیوں نہ ہو.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .